۱۶۷/۱۵۹

۱۰-۷-۴۲ ۹
۱۸
عثمان غنی

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بنات کے مدارس میں چادر پوشی کا موسم ہے، اس موقع پر بعض لوگ طالبات سے جلسے کے لئے رقوم مانگتے ہیں پندرہ سے بیس ہزار روپے تک جس کا بعض طالبات میں استعداد نہیں ہوتا ہے، اور مجبوراً قرضہ لیتی ہے یا سونا بیچ کر رقوم ادا کرتی ہے کیا اس طرح رقوم جمع کرنا مدرسے والوں کے لیے جائز ہوگا؟ بینوا توجروا۔

مستفتی: انعام اللہ بنوں

03339726234

بمعرفت: رحیم اللہ شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

واضح رہے کہ دوسرے کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں، دوسرے کی رضامندی ضروری ہے۔

صورت مسؤلہ میں طالبات سے جلسہ کے لیے ان کی رضامندی کے بغیر پیسے لینا کسی طرح بھی جائز نہیں، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے دینا چاہیں تو الگ بات ہے۔

لما في التنزيل:

{وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ} (البقرة:188)

وفي الجامع لأحكام القرأن للقرطبي:

"والمعنى: لا يأكل بعضكم مال بعض بغير حق. فيدخل في هذا: القمار

Scanned with CamScanner

والخداع والغصوب وجحد الحقوق ، وما لا تطيب به نفس مالكه "

(الجامع لأحكام القرآن للقرطبي:2/ 223، ط:دار احياء التراث العربية، بيروت)

و في مشكاة المصابيح:

"وعن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تظلموا ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه . رواه البيهقي في شعب الإيمان والدارقطني في المجتبى"

(كتاب البيوع: رقم الحديث:2946، 2/ 544 ط:دار الكتب العلمية، بيروت)فقـــط

والله تعالى أعلـــــم بالصواب

كتـــــبه: عثمان غنـــي

المتخصص في الفقـــه الاسلامي

بالجامعـــة الفاروقيـة كراتشي

١٨/ ٠٧/ ١٤٤٢ھ/٠٣/ ٠٣/ ٢٠٢١م

الجواب صحيح

١٩/ ٧/ ١٤٤٢ھ

الجواب صحيح

٢٠/ ٧/ ١٤٤٢ھ